سوال

(317) تجدید فقہ کی مخالفت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سابقہ لوگ بھی انسان تھے ، ہم بھی انسان ہیں '' یہ ایک فقہی قول ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سابقہ لوگوں کے سامنے ان کے دور کے مسائل تھے اور ہمارے سامنے ہمارے دور کے جدید مسائل ہیں لیکن کیا خیال ہے کہ جو لوگ تجدید فقہ کی دعوت کے خلاف ہیں ، وہ اس اصولی ادب کو تسلیم نہیں کرتے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عبارت میں اجمال واحتمال ہے ،اگر اس سے مراد یہ ہے کہ متاخرین پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ اللہ کے دین کی نصرت اور شریعت کی تحکیم کے بارے میں اجتہاد سے کام لیں اور سلف صالحین کے عقیدہ واخلاق کی تائید وحمایت کریں تو یہ بات حق ہے کیونکہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اتباع کتاب وسنت اور ہر چیز میں ان کے مطابق عمل کے بارے میں سلف صالح کے نقش قدم پر چلیں اور جس مسئلہ میں لوگوں میں اختلاف ہو تو اس کے حل کے لئے کتاب وسنت ہی کی طرف رجوع کریں تاکہ مندرجہ ذیل ارشادات باری تعالیٰ پر عمل ہوسکے۔

فَإِن تَنَـٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ ... ٥٩ ... سورة النساء

''اور اگر کسی بات (مسئلہ) میں تمہارا آپس میں اختلاف پیدا ہوجائے تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

اور فرمان باری تعالی ہے :

وَمَا ٱخۡتَلَفۡتُمۡ فِيهِ مِن شَيۡءٖ فَحُكۡمُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ ... ١٠ ... سورة الشورىٰ

''اور تم جس بات (مسئلہ) میں اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے (ہوگا)''

اور اگر اس قول سے مراد یہ ہے کہ متاخرین دین میں ایسی تجدید کریں جو عقیدہ واخلاق یا احکام میں سلف کے طرز عمل کے مخالف ہو تو یہ جائز نہیں کیونکہ یہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی کے خلاف ہے :

وَٱعۡتَصِمُواْ بِحَبۡلِ ٱللَّهِ جَمِيعٗا وَلَا تَفَرَّقُواْ ... ١٠٣ ... سورة آل عمران

''اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور، متفرق نہ ہونا''

نیز یہ طرز عمل حسب ذیل فرمان باری تعالی کے بھی خلاف ہوگا:

وَمَن يُشاقِقِ الرَّسولَ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُ الهُدىٰ وَيَتَّبِع غَيرَ سَبيلِ المُؤمِنينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلّىٰ وَنُصلِهِ جَهَنَّمَ وَساءَت مَصيرًا ١١٥ ... سورة النساء

''اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا دوسرے راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے، ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔''

سلف صالح کے نقش قدم پر چلنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وَالسّٰبِقونَ الأَوَّلونَ مِنَ المُهٰجِرينَ وَالأَنصارِ وَالَّذينَ اتَّبَعوهُم بِإِحسٰنٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنهُم وَرَضوا عَنهُ وَأَعَدَّ لَهُم جَنّٰتٍ تَجرى تَحتَهَا الأَنهٰرُ خٰلِدينَ فيها أَبَدًا ذٰلِكَ الفَوزُ العَظيمُ ١٠٠ ... سورة التوبة

''جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکو کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب سے خوش (راضی) ہوگیا اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

جو سلف صالح کی مخالفت کرے اور ان کے راستے پر نہ چلے تو اس نے ان کی پیروی نہ کی تو وہ ان کے ان تبعین میں شامل نہ ہوگا جن سے اللہ خوش ہے متاخرین کو اس بات کا بھی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس بات کی مخالفت کریں، جس پر پہلے علماء کا اجماع ہوچکا ہو کیونکہ اجماع حق ہے اور ان اصول ثلاثہ میں سے ایک ہے جن کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور جن کی مخالفت کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ یہ اصول ثلاثہ ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ اور (۳) اجماع۔ علماء جب کسی مسئلہ پر اجماع کرلیں تو یہ اس طائفہ منصورہ میں شامل ہوجاتے ہیں جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) سے کام لینا اور مسلمانوں میں پیش آنے والے نئے نئے مسائل کا شرعی طریقوں کے مطابق حل تلاش کرنا، جن کے بارے میں پہلے علماء نے کلام نہیں کیا، یہ بھی حق ہے اور اس میں سابقہ علماء کی کوئی مخالفت بھی نہیں کیونکہ سابق ولاحق تمام علماء کی یہی وصیت ہے کہ کتاب وسنت پر تدبر کرکے ان سے مسائل کا استنباط کیا جائے اور پیش آنے والے نئے مسائل کا کتاب وسنت کی روشنی میں اجتہاد کرکے حل تلاش کیا جائے۔

یہ تجدید سابقہ علماء کی مخالفت نہیں ہے بلکہ یہ تجدید تو انہی کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے اصولوں پر عمل کرنے کے مترادف ہے، اسی سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی ہے کہ ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فقاہت عطا فرما دیتا ہے'' (متفق علیہ) نیز یہ بھی آپؐ کا ارشاد گرامی ہے ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کے راستہ کو آسان بنا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص441